سوال

(ان اللہ یحب الجمال) کا معنی کیا ہے

جواب

الحمد للہ

سوال میں مذکورہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، تو ایک شخص کہنے لگا آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور اپنے آپ کو اونچا سمجھا جائے) صحیح مسلم حدیث نمبر (131)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے) کپڑوں کی خوبصورتی کے متعلق حدیث میں سوال کیا گیا ہے تو یہ جملہ اسے اور اسی طرح ہر چیز کی خوبصورتی کو شامل ہے۔

اور صحیح مسلم میں ہی حدیث نمبر (1686) میں ہے کہ (اللہ تعالی طیب پاک صاف ہے صاف ستھری چیز ہی قبول کرتا ہے۔

اور سنن ترمذي میں ہے کہ (بلاشبہ اللہ تعالی اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھنا پسند کرتا ہے) سنن ترمذي حدیث نمبر (2963) امام ترمذی رحہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

ابوالاحوص جشمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھٹے پرانے لباس میں دیکھا تو فرمانے لگے کیا تیرے پاس کوئی مال ہے تو میں نے جواب دیا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا مال ہے؟ تو میں نے جواب دیا اللہ تعالی نے مجھے اونٹ، بکریاں وغیرہ دیں ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو اس کی نعمت اور کرم کا تجھ پر اظہار ہونا چاہیے۔ مسند احمد حدیث نمبر (15323) سنن ترمذي حدیث نمبر (1929) سنن نسائی حدیث نمبر (5128)۔

تو اللہ سبحانہ وتعالی یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی کی ہوئی نعمت کا اثر نظر آئے کیونکہ یہ اس جمال اور خوبصورتی میں سے ہے جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اور پھر یہ باطنی طور پر بھی یہ جمال اور خوبصورتی ہے کہ اس کی نعمت کا شکر ادا کیا جائے، تو اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ ظاہری جمال اور خوبصورتی نعمت کے ساتھ ہو اور باطنی جمال اور خوبصورتی اللہ تعالی کی نعمت پر اس کا شکر ادا کر کے ہو۔

اور اللہ تعالی نے جمال وخوبصورتی سے اپنی محبت اور پسندیدگی کی بنا پر ہی اپنے بندوں پر لباس وزینت کا نزول فرمایا جس سے وہ اپنے ظاہر کو خوبصورت اور تقوی سے اپنے باطن کو خوبصورت بناتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

اے بنو آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا فرمایا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس اس سے بڑھ کر ہے الاعراف (26)۔

اوراللہ تعالی نے اھل جنت کے بارہ میں فرمایا :

اورانہیں تازگی اورخوشی پہنچائی ، اورانہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اورریشمی لباس عطا فرمایا الدھر (11-12) ۔

تواللہ تعالی نے ان کے چہروں کوتروتازگی اورباطن کوخوشی اورسرور اوران کے جسموں اوربدنوں کوریشم سے جمال اورخوبصورتی عطا فرمائی ، اوروہ اللہ تعالی جس طرح اقوال وافعال اورلباس اورشکل وصورت میں خوبصورتی وجمال کوپسند فرماتا ہے ، اسی طرح وہ قبیح اوربرے افعال واقوال اورلباس وشکل سے بغض اورناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے ، اوراللہ تعالی قبیح قسم کے لوگوں اورقباحت سے بغض اورجمال وخوبصورتی اوراس اسے پسند کرنے والے لوگوں سے محبت کرتا ہے ۔

تواس موضوع میں اب دوگروہ بن چکے ہیں :

ایک گروہ تویہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے جوکچھ بھی پیدا فرمایا ہے وہ سب خوبصورت ہے ، تواللہ تعالی ہراس چیز کوپسند کرتا ہے جسے اس نے پیدا فرمایا توہم اس کی ساری مخلوق سے محبت کرتے ہیں اورکسی سے بھی بغض نہیں رکھتے ،

ان کا کہنا ہے کہ : جس نے بھی اس ناحیہ سے کائنات کودیکھا تووہ اسے خوبصورت ہی دیکھے گا ۔

اوران لوگوں کے دلوں سے تواللہ تعالی کے لیے غیرت ہی ختم ہوچکی ہے اوراسی طرح اللہ تعالی کے لیے کسی سے بغض رکھنا اوراللہ تعالی کے لیے ہی کسی سے دشمنی کرنا اوربرائی کودیکھ کراسے روکنا بھی ان کے دلوں سے ناپید ہوچکا ہے ، اوراسی طرح جھاد اورحدوداللہ کا قیام بھی نہیں پایا جاتا ۔

اوریہ گروہ عورتوں اورمردوں کی خوبصورتی کوہی وہ خوبصورتی بنا بیٹھے ہیں جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے ، تویہ اپنے فسق کی ہی عبادت میں لگے ہوئے ہیں ، اوربعض نے اس حدتک غلوکرلیا ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ان کا معبودان صورتوں میں ظاہر ہوتا اوران میں حلول کرجاتا ہے ۔

اوران کے مقابلہ میں دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے حسین وجمیل شکلوں والوں اورمکمل اورتمام الخلقت رکھنے والوں کی مذمت کی ہے ، تومنافقوں کے باوہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اورجب آپ انہیں دیکھیں گے توان کے جسم خوشنما معلوم ہونگے المنافقون (4) ۔

اوراللہ رب العزت کا یہ بھی فرمان ہے :

ہم توان سے پہلے بہت ساری جماعتوں کوغارت کرچکے ہیں جوسازوسامان اورمناظر میں ان سے بڑھ چڑھ کرتھیں مریم (74) ۔ یعنی مال اورمنظر کے اعتبار سے خوشنما تھیں ۔

اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا گیا ہے کہ : (بلاشبہ اللہ تعالی صورتوں اوراموال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اوراعمال کودیکھتا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (4651) ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(سادگی ایمان کا حصہ ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4108) سنن ابوداود حدیث نمبر (3630) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

تواس نزاع کا فیصلہ یہ ہے کہ اس طرح کہنا چاہیے :

شکل وصورت اور لباس میں جمال وخوبصورتی کی تین اقسام ہیں ، ایک قسم تو محمود ہے اور دوسری مذموم اور تیسری نہ محمود اور نہ ہی مذموم ۔

وہ جمال اور خوبصورتی جو قابل ستائش ہے : وہ ہوگی جو اللہ تعالی کے لیے اور اس کی اطاعت میں مدومعاون اور اللہ تعالی کے اوامر کی تنفیذ وقبول کرنے کے لیے ہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفود کے استقبال کے لیے جمال وخوبصورتی اختیار کیا کرتے تھے ، اس کی نظیر لڑائی اور جنگ میں لڑائی کے لیے آلات حرب پہننا اور جنگ میں ریشمی کپڑے پہننے اور اس میں تکبر کرنا یہ اس وقت محمود اور قابل ستائش ہوگا جب یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دین اسلام کی نصرت اور دشمنان اسلام کے غیظ غضب کے لیے ہو ۔

جمال مذموم : وہ جمال اور خوبصورتی مذموم ہوگی جو دنیا اور ریاست وسرداری کے حصول اور فخر وتکبر اور شہوات کا وسیلہ ہو اور بندے کا مقصد اور غایت خوبصورتی وجمال بن جائے ، کیونکہ بہت سارے لوگوں میں یہی چیز پائی جاتی ہے اور ان کی یہی تمنا ہوتی ہے ۔

اور وہ خوبصورتی وجمال نہ تو محمود اور نہ ہی مذموم ہوگی جس میں مندرجہ بالا مقاصد اور اوصاف نہ پائے جائیں ۔

مقصد یہ کہ حدیث دو عظیم اصول پر مشتمل ہے ایک تو معرفت اور دوسرا سلوک ہے ۔

تو اللہ تعالی کی معرفت اس جمال وخوبصورتی سے ہوگی جس کی مثل کوئی بھی نہیں ، اور اللہ تعالی کی عبادت بھی اس حسن وجمال سے ہوگی جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اور وہ اقوال واعمال اور اخلاق کا جمال وخوبصورتی ہے جو کہ اللہ تعالی کو پسند ہے ، تو اللہ تعالی کی عبادت کرنے والے پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کو سچ اور دل کو اخلاص اور محبت اور اطاعت اور توکل کے زیور سے حسین جمیل اور خوبصورت بنائے ۔

اور اپنے اعضاء کو اطاعت اور اپنے بدن کو لباس پہن کر اس کی نعمتوں کا ظاہر کر کے اور اسے نجاست اور میل کچیل اور گندے بالوں سے پاک صاف کر کے اور : ختنہ کروا کر اور ناخن کاٹ کر خوبصورت اور حسین جمیل بنائے ۔

تو اللہ تعالی کو اس کے وصف جمال سے پہچانے اور اس کی عبادت بھی جمال اور خوبصورتی کے ساتھ کرے جو کہ اس کی شرع اور دین ہے ، تو اس حدیث نے دو عظیم قاعدے معرفت اور سلوک جمع کر دیے ہیں ۔ الفوائد (185/1) ۔

کہاں اس حدیث کے عظیم معانی اور کہاں خواہشات کے پیروکاروں کی گمراہی وضلالت جو کہ اپنے برے اور غلط مقاصد کو پورا کرنے کے لیے منحرف قسم کی سوچ اور سمجھ رکھتے ہیں اور اس حدیث سے سمجھتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے عافیت کے طلبگار ہیں ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں برسائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .